اختلاف

اختلاف

اختلاف

فروعی اختلافی مسائل کی شرعی حیثیت اور اکابرین میں
اختلاف کے باوجود آپس کی محبت کی چند مثالیں


عبدمصطفی

اختلاف اختلاف اختلاف



عبد مصطفیٰ

محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی

عبد مصطفیٰ آفیشل

رسالے کا نام : اختلاف اختلاف

مصنف : محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی المعروف بہ عبد مصطفی

نظر ثانی : خلیفۂ حضور گلزار ملت، مفتی محمد محبوب عالم مصباحی صاحب قبلہ

(ناظم اعلی، دار العلوم اہل سنت فیضان رسول، ہزاری باغ، جھارکھنڈ و بانی جامعہ فاطمہ للبنات، کوڈرما، جھارکھنڈ)

2 صاحب فتاوی یار علویہ، مفتی منظور احمد یار علوی صاحب قبلہ

(صدر شعبۂ افتا دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ ممبئی)

3 حضرت مفتی محمد شرف الدین صاحب قبلہ

(صدر المدرسین دارالعلوم قادریہ حبیبیہ، بنگال)

موضوع : اصلاح معاشرہ

زبان : اردو

ناشر : عبد مصطفی آفیشل

کل صفحات :

سنہ اشاعت : جون 2018

تعداد :

قیمت :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان دیکھ کر آپ یہ تو جان گئے ہوں گے کہ ہمارا موضوع "اختلاف" سے تعلق رکھتا ہے لیکن ابھی بھی آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یہاں پر مراد کون سا اختلاف ہے؟ ہم آپ کو بتانا چاہیں گے کہ ہماری مراد وہ اختلاف نہیں جو فرقوں کے درمیان ہے (یعنی عقائد میں اختلاف) بلکہ وہ ہے جو علمائے اہل سنت کے درمیان ہے (یعنی فروعی مسائل کا اختلاف)-

فرقوں کے درمیان جو اختلافات ہیں وہ عقائد کے ہیں جو کہ مذموم (برا) ہے
لیکن علما کے درمیان جو فروعی مسائل میں اختلافات ہیں وہ برے نہیں بلکہ
فرمان مصطفی ﷺ کے مطابق امت کے لیے رحمت ہیں- جی ہاں! حدیث پاک میں ہے
"اختلاف امتی رحمۃ" یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے-
(انظر: الجامع الصغیر للسیوطی، جلد1، صفحہ نمبر24، حدیث نمبر288، دار الکتب العلمیہ بیروت؛ بہ حوالہ فتاوی رضویہ)

اس حدیث کی صحت کے بارے میں ہم یہاں تفصیلی گفتگو نہیں کریں گے کیوں کہ یہ ایک الگ موضوع ہے؛ مختصراً عرض ہے کہ فتاوی رضویہ کی جلد22 کا صفحہ نمبر299 اور فتاوی جماعتیہ، صفحہ نمبر119 ملاحظہ فرمائیں-

حضرت علامہ صاوی رحمہ للہ اختلافات کے متعلق لکھتے ہیں کہ اختلاف مذموم صرف وہ ہے جو عقائد میں ہے فروع میں مذموم نہیں، یہ بندوں کے لیے رحمت ہے-
(صاوی، جلد1، صفحہ نمبر152؛ بہ حوالہ فتاوی شارح بخاری)

مگر یہ کیا ہوا؟

فروعی مسائل کا اختلاف تو رحمت ہے مگر یہ کیا ہوا کہ آج ایسے اختلافات کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کے لیے بے تاب ہیں، ایک دوسرے کو گری ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور میں یہ بھی کہ گزرنا چاہتا ہوں کہ کئی لوگ ایک دوسرے کے جانی دشمن تک بن چکے ہیں!!!

مثال کے لیے زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ بر صغیر (ہند و پاک) کو ہی دیکھ لیجیے؛ یہاں تو لگتا ہے جیسے اختلافات کا سیلاب آ گیا ہے- یہاں کے مسلمانوں پر جو اختلافات رحمت کی بارش بن کر برس رہی ہے اسے بعض شریر لوگوں نے مسلمانوں کے لیے زحمت بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے- گھر ہو یا باہر، سڑک ہو یا گلی، شہر ہو یا گاؤں ہر جگہ ایسے اختلافات کو لے کر جنگیں لڑی جا رہی ہیں؛ یہ الگ سی بات ہے کہ کہیں کم ہے تو کہیں زیادہ- اس کی وجہ سے نفرتوں کا بازار گرم ہے اور عوام الناس کے عقائد و معمولات کو اس سے کافی نقصان پہنچا ہے-

ہم میں یہ قابلیت تو نہیں ہے کہ سب کچھ ٹھیک کر سکیں لیکن اگر دو لوگ بھی سمجھ جائیں تو کیا کم ہے؟

ہم نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ فروعی مسائل کے اختلافات میں کیسا رویہ اختیار کرنا چاہیے اور اکابرین نے ایسے اختلافات کے باوجود بھی کیسے محبت و عقیدت کی فزا قائم رکھی-

اللہ تعالیٰ ہمیں سلیقہ گفتگو عطا فرمائے اور ہماری باتوں کو لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے، آمین-

"مجدد ملت امام احمد رضا خان" کے اکیس حروف کی نسبت سے اختلافی مسائل اور اکابرین اہل سنت کے آپسی رویے کی اکیس مثالیں:

(1) امام شافعی رحمہ اللہ سے ایک دن امام ابو موسی یونس مصری رحمہ للہ نے ایک مسئلے پر مناظرہ کیا پھر جدا ہونے کے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو امام شافعی رحمہ للہ نے امام ابو موسی یونس رحمہ للہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے ابو موسی! کیا یہ صحیح نہیں کہ ہم بھائی بھائی ہی رہیں، اگرچہ ہمارا کسی مسئلے میں اتفاق نہ ہو؟ (سبحان اللہ)

امام ذہبی رحمہ للہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ کی یہ بات ان کے کمال عقل اور فقہ نفس پر دلالت کرتی ہے؛ رہی بات مسائل میں اختلاف کی تو ایسا زمانے سے ہوتا آ رہا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء)

اس واقعے کو لکھنے کے بعد شہزادۂ فقیہ ملت، مفتی ازہار احمد امجدی صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعے سے ثابت ہوا کہ:

(الف) فقہا کے درمیان مسائل میں اختلاف ہو سکتا ہے۔

(ب) مسائل میں اختلاف معتبر ہے۔

(ت) اختلاف کی وجہ سے بھائی چارگی ختم نہیں ہوتی بلکہ جیسے اختلاف سے پہلے تھی ویسے ہی اختلاف کے بعد بھی رہتی ہے۔

(ملخصًا: ماہنامہ پیغام شریعت، عنوانِ تحریر "آداب اختلاف فقہا")

(2) احمد بن حفص سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:
اسحاق جیسی ذات پل عبور کر کے خراسان نہیں آئی، اگرچہ وہ بہت سارے مسائل میں ہمارے مخالف تھے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کیوں کہ بعض علما بعض کی مخالفت کرتے آ رہے ہیں-
(سیر اعلام النبلاء)

اس واقعے کو لکھنے کے بعد شہزادۂ فقیہ ملت، مفتی ازہار احمد امجدی صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعے سے یہ چیزیں ثابت ہوئیں:
(الف) ایک فقیہ کا دوسرے فقیہ سے ایک دو مسئلے میں نہیں بلکہ کئی مسائل میں اختلاف ہو سکتا ہے-
(ب) مسائل میں اختلاف کے باوجود مخالف کی عزت و احترام اور تعریف و توصیف کو بالائے طاق نہیں رکھا جائے گا-
(ت) مسائل میں اختلاف کوئی تعجب کی بات نہیں، ایسا صحابہ کے دور سے ہوتا آ رہا ہے-
(ایضاً)

(3) ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کے درمیان ایک مسئلے پر مناظرہ ہوا اور دوران مناظرہ دونوں کی آوازیں اس قدر بلند ہو گئیں کہ عباس بن عبد العظیم عنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ڈر لگنے لگا کہ کہیں اس بحث میں دونوں کے درمیان بدسلوکی نہ پیدا ہو جائے! (لیکن ایسا نہیں ہوا) پھر مناظرے کے بعد جب امام علی رحمہ للہ نے لوٹنے

کا ارادہ کیا تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ان کے جانور کی زین کو تھام لیا!!! (سبحان اللہ)
(جامع البیان العلم از امام ابن عبد البر)

اس واقعے کو لکھنے کے بعد شہزادۂ فقیہ ملت، مفتی ازہار احمد امجدی صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعے سے یہ عبرت آموز چیزیں ثابت ہوئیں:
(الف) کبھی مسائل میں اختلاف کی وجہ سے مخالف کے سامنے آواز بلند ہو سکتی ہے۔
(ب) مسائل میں اختلاف اور آواز بلند ہونے کی وجہ سے مد مقابل سے تواضع و انکساری کا دامن نہیں چھوٹتا، خواہ متواضع کتنا ہی بڑا متقی و پرہیزگار، مدقق و محقق اور مفتی و امام ہی کیوں نہ ہو۔
(ایضاً)

(4) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ مسجد نبوی میں عشا کی نماز کے بعد باہم پڑھتے اور دونوں میں سے اگر ایک دوسرے کے قول پر توقف کرتا تو دوسرا بنا غصہ کیے، بنا چہرے کا رنگ بدلے اور خطاکار قرار دیے بغیر ٹھہر جاتا؛ پھر دونوں حضرات اسی مجلس میں نماز فجر ادا فرماتے۔
(فضائل ابی حنیفہ و اصحاب از امام ابو القاسم بن ابی العوام)

اس واقعے کو لکھنے کے بعد شہزادۂ فقیہ ملت، مفتی ازہار احمد امجدی صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعے سے یہ چیزیں اخذ کر سکتے ہیں:
(الف) اگر باہم مسائل پر گفتگو ہو رہی ہے تو کسی کا کسی کے قول پر اعتراض کرنا یا اس کے قبول کرنے میں توقف کرنے کی وجہ سے مد مقابل کے چہرے پر غم و غصہ کا اظہار نہیں ہونا چاہیے۔

(ب) اگر مسائل میں اختلاف ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ دونوں فریق ایک اسٹیج پر جمع نہیں ہو سکتے۔

(ایضاً)

(5) ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام اسحاق بن راھویہ میں ایک مسئلے پر مناظرہ شروع ہو گیا اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے۔ دونوں طرف سے دلائل دیے جا رہے تھے، امام اسحاق بن راھویہ نے ایک روایت بیان فرمائی تو امام شافعی خاموش ہو گئے اور رجوع کر لیا پھر امام احمد بن حنبل رحمہ للہ نے بھی اسی پیش کردہ روایت کی طرف رجوع کیا۔

(کتاب الناسخ والمنسوخ از امام بدل بن ابی المعمر)

اس واقعے کو لکھنے کے بعد شہزادۂ فقیہ ملت، مفتی ازہار احمد امجدی صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعے سے یہ چیزیں ثابت ہوئیں:

(الف) ضرورت پڑنے پر اپنے سے چھوٹے یا بڑے عالم سے طلب دلیل معیوب نہیں۔

(ب) اگر دلیل نہ ہو تو ہٹ دھرمی اور انانیت کے بجائے حق کو قبول کر لینا ائمہ کرام کی شان ہے اور ہمیں بھی ان کی اقتدا کرنی چاہیے۔

(6) ایک مرتبہ امام عمرو بن عبید رحمہ اللہ اور امام واصل بن عطار رحمہ اللہ کے درمیان ایک مسئلے پر گفتگو ہوئی تو امام عمرو بن عبید سے خطا ہوئی؛ اس پر امام واصل بن عطار نے ان کو حق کی طرف متوجہ کیا اور امام عمرو بن عبید حق کی طرف یہ کہتے ہوئے پلٹے کہ: میرے اور حق کے درمیان کوئی عداوت نہیں۔

(المنیۃ والعمل از امام ابن المرتضی)

اس واقعے کو لکھنے کے بعد شہزادۂ فقیہ ملت، مفتی ازہار احمد امجدی صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعے سے یہ چیزیں ثابت ہوئیں:

(الف) اگر کسی مخالف کا خاطی ہونا واضح ہو تو اس سے اس طور پر گفتگو کی جائے کہ اس پر حق واضح ہو جائے۔
(ب) اگر حق واضح ہو جائے تو بنا رکے حق کو قبول کر لے اور نفس و خواہش کو جگہ دے کر حق سے عداوت نہ کرے۔

(7) امام عبید اللہ بن حسن سے جب ایک مسئلے پر خطا ہوئی تو آپ کے شاگرد عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے، اس مسئلے کا حکم اس طرح ہے تو امام عبید اللہ بن حسن کچھ دیر تک سر جھکائے رہے اور پھر رجوع کر لیا اور فرمایا: جب تو میں اپنے قول سے رجوع کرتا ہوں اس حال میں کہ میں بےقدر و چھوٹا ہوں؛ مجھے حق کے ساتھ کمتر رہنا باطل کے ساتھ بلند رہنے سے بدرجہا پسندیدہ ہے۔
(تھذیب التھذیب، امام ابن حجر عسقلانی)

اس واقعے کو لکھنے کے بعد شہزادۂ فقیہ ملت، مفتی ازہار احمد امجدی صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعے سے یہ چیزیں ثابت ہوئیں:
(الف) شاگرد بھی استاد کو شریعت کا حکم بتا سکتا ہے بلکہ بتانا اس کی ذمہ داری ہے۔
(ب) جب کسی بڑے کو کسی چھوٹے سے شرعی حکم پتا چلے تو انانیت کو چھوڑ کر بلا چوں و چرا قبول کر لے کیوں کہ باطل کے ساتھ بلند رہنا عقلمندی نہیں۔
(ایضاً)

(8) خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند، شارح بخاری، حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ صدر الافاضل، حضرت علامہ شاہ نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ نے بعض مسائل میں امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے، مثلاً قنوت نازلہ میں دعاے قنوت قبل رکوع ہے یا بعد رکوع؟ اعلی حضرت رحمہ اللہ کا فتوی ہے کہ قبل رکوع اور علامہ شاہ نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ کا فتوی ہے کہ بعد رکوع۔

(انظر: اسلام اور چاند کا سفر)

اعلی حضرت اور حضرت صدر الافاضل کے اس اختلاف کے باوجود بھی آپس میں وہی محبت تھی اور دونوں ہمارے اکابر ہیں اور اس اختلاف کی وجہ سے کسی کو بھی برا نہیں کہا جا سکتا۔

(9) شارح بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مزامیر اعلی حضرت کے نزدیک حرام ہے لیکن کچھوچھہ شریف کے علما مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے تھے، جیسے شیخ المشائخ، حضرت شاہ مولانا علی حسین صاحب اشرفی میاں رحمت اللہ علیہ، ان کے فرزند ارجمند، شیخ المشائخ، حضرت مولانا احمد اشرف صاحب رحمہ اللہ اور یہ بات اعلی حضرت کے علم میں تھی اس کے باوجود ان دونوں بزرگوں کی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ اعلی حضرت کی عادت کریمہ تھی کہ وہ کسی فاسق کی تعظیم نہیں کرتے تھے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بھی غفلت نہیں برتتے تھے، اس پر غور کریں۔

(انظر: فتاوی شارح بخاری، جلد دوم، صفحہ نمبر 277، اسلام اور چاند کا سفر، ملخصًا)

اس سے معلوم ہوا کہ مسائل میں اختلاف کرنے کی وجہ سے مخالف کی شان و شوکت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ تو اس وجہ سے مد مقابل کو فاسق کہا جائے گا اور نہ تعظیم و توقیر میں کمی کی جائے گی۔

(10) شارح بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اعلی حضرت رحمہ اللہ کا فتوی ہے کہ سیپ کا چونا کھانا حرام ہے لیکن علمائے بہار اسے جائز جانتے ہیں اور بعض حضرات نے اس کی حلت کا فتوی بھی تحریر فرمایا ہے مگر یہ اختلاف کبھی بھی آپس میں سب و شتم کا باعث نہیں بنا۔
(ایضاً)

اس سے معلوم ہوا کہ جب علما کے درمیان کسی مسئلے میں اختلاف ہو جائے تو طرفین میں سے کسی کو بھی تنقید کا نشانہ بنانا اور اس کی توہین کرنا جائز نہیں۔

(11) بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ حضور اکرم ﷺ نے جس جماعت کو جنتی فرمایا اس کی پہچان بتائی کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوں گے اور جو اس سے اختلاف کر کے نیا فرقہ بنائیں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اس حدیث پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہاں عقائد سے مراد اصولی عقائد ہیں، جو ان سے اختلاف کرے گا وہ جہنم میں جائے گا، فروعی اختلاف مراد نہیں کیوں کہ اس اختلاف کو تو رسول اللہ ﷺ نے رحمت فرمایا ہے (اختلاف امتی رحمۃ)۔

(مزید لکھتے ہیں کہ) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین میں بہت سے لوگ بسم اللہ تکبیر افتتاح کے بعد پڑھتے تھے اور بہت نہیں، کچھ بسم اللہ بالجہر پڑھتے تھے اور بہت نہیں، کچھ فجر میں قنوت پڑھتے تھے اور کچھ نہیں، کچھ لوگ پچھنہ لگانے، نکسیر ٹوٹنے اور قے کے بعد وضو کرتے تھے اور بہت سے لوگ نہیں؛ اس کے باوجود ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

(حجۃ اللہ البالغہ، صفحہ نمبر109؛ بہ حوالہ فتاوی بحر العلوم، جلد2، صفحہ نمبر74)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی عبارت سے یہ باتیں معلوم ہوئیں:

(الف) مسائل میں اختلاف کی وجہ سے کوئی اہل سنت سے خارج نہیں ہوتا۔

(ب) صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے درمیان بھی بہت سے مسائل میں اختلاف تھا۔

(ت) فروعی اختلاف کے باوجود بھی مخالف کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے، اس میں کوئی کراہت نہیں۔

(12) حضرت بحر العلوم علیہ الرحمہ سے ایک سوال کیا گیا جو کہ حسنین کریمین کے نام کے ساتھ علیہ السلام استعمال کرنے کے متعلق تھا؛ اس پر آپ رحمہ اللہ نے بڑا پیارا جواب عنایت فرمایا جس میں آپ نے پہلے تو اس بات کی تصریح فرمائی کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے اور اتنا سخت نہیں کہ اگر کسی سنی نے روافض کی تشبیہ کے لیے نہیں بلکہ محبت میں ان کے نام کے ساتھ علیہ السلام کا

استعمال کیا تو کوئی بہت بڑا جرم نہیں ہو گیا اور اس قسم کے مسائل میں ہنگامہ بے سود بلکہ باعثِ فتنہ ہے جس سے رافضیوں اور خارجیوں کو تو فائدہ ہو سکتا ہے، لیکن اہل سنت و جماعت کو نہیں۔
(ملخصًا: فتاوی بحر العلوم، جلد5، صفحہ نمبر311)

بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ کے اس جواب سے ہمیں یہ باتیں سمجھ میں آئیں:
(الف) اس طرح کے اختلافی مسائل میں مخالف کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا اور ان مسائل کو لے کر ہنگامہ برپا کرنا بے کار ہے۔
(ب) ایسے مسائل کو بنیاد بنا کر فتنہ و فساد کرنے سے اہل سنت و جماعت کو نقصان کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور اس سے صرف بدمذہبوں کا فائدہ ہے۔
(13) حضرت بحر العلوم علیہ الرحمہ سے جب نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے اور جو جواز کے قائل ہیں ان کی نماز لاؤڈ اسپیکر پر درست ہے اور جو عدم جواز کے قائل ہیں ان کی درست نہیں۔
(انظر: فتاوی بحر العلوم، جلد1، صفحہ نمبر325، ملخصًا)

خلاصہ بالکل واضح ہے کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جن کے نزدیک جائز ہے وہ علما بھی ہمارے لیے قابل احترام ہیں اور جو عدم جواز کے قائل ہیں وہ بھی۔ اس طرح کے اختلافات زمانے سے ہوتے آ رہے ہیں۔
(14) حضرت علامہ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ واقعی ہمارے ائمہ احناف میں بعض (فروعی) اختلافات ہیں اور یہ اختلاف شرعاً مذموم نہیں بلکہ وہ

اختلاف ہے جسے شریعت لوگوں کے لیے وسعت بلکہ رحمت قرار دیتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اختلاف امتی رحمۃ یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے-
(ملخصًا: فتاوی اجملیہ، جلد1، صفحہ نمبر340)

(15) حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارا مسائل میں ضرور اختلاف ہے اور یہ صحابہ کے درمیان بھی رہا ہے، یہ کوئی معیوب بات نہیں-
(ملخصًا، فتاوی اتراکھنڈ، صفحہ نمبر335)

(16) اعلی حضرت رحمہ اللہ کا فتوی ہے کہ لڑکیوں کو لکھنا سیکھانا جائز نہیں لیکن حضرت علامہ مفتی وقار الدین رحمہ اللہ لڑکیوں کو لکھنا سیکھانے کے متعلق لکھتے ہیں کہ دینی تعلیم کا مرد و عورت دونوں پر حاصل کرنا فرض ہے اور دنیاوی تعلیم حاصل کرنا جائز ہے، اس لیے لڑکیوں کا اسکول قائم کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ تعلیم دینے کے لیے عورتیں مقرر کی جائیں، ہاں چھوٹی بچیوں کو مرد بھی پڑھا سکتے ہیں- لکھنا سیکھانے کے بارے میں ایک حدیث وارد ہوئی ہے، جس میں فرمایا:
عورتوں کو لکھنا نہ سیکھاؤ اور نہ انھیں بالا منزلوں میں ٹھہراؤ-
اس حدیث سے بہ ظاہر عورتوں کو لکھنا سیکھانے کی ممانعت ظاہر ہوتی ہے مگر ضرورت زمانہ اور ابتلاء عام کی وجہ سے مناسب یہ ہے کہ اس حدیث کو "نہی تنزیہی" پر محمول کیا جائے یعنی عورتوں کو کتابت سیکھانا اچھی بات نہیں ہے-
(انظر: وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ نمبر435، ملخصًا)

اس سے معلوم ہوا کہ کئی مسائل کا زمانے کے ساتھ حکم بدل جاتا ہے؛ کتب فقہ میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں، تفصیل سے جاننے کے لیے کتاب "فقہ حنفی میں حالات زمانہ کی رعایت" کا مطالعہ کریں- اب کوئی ان مسائل کو لے کر جھگڑا کرے تو یہ وقت کو برباد کرنے کے سوا کچھ نہیں-

(17) چاند پر انسان کا پہنچنا شرعاً ممکن ہے یا نہیں؟ اس مسئلے پر نائب حضور مفتی اعظم ہند، شارح بخاری رحمہ اللہ اور صدر العلماء مولانا غلام جیلانی میرٹھی رحمہ اللہ کے مابین اختلاف ہو گیا لیکن یہ کوئی قطعی مسئلہ نہیں جس کی وجہ سے دونوں بزرگوں میں سے کسی پر زبان درازی کی جائے-
(تفصیل کے لیے "اسلام اور چاند کا سفر" نامی کتاب کا مطالعہ فرمائیں)

(18) مفتی شارح بخاری علیہ الرحمہ سے حضور ﷺ کے قبر میں تشریف لانے کے متعلق سوال ہوا کہ آپ ﷺ قبر میں سوال کے وقت تشریف لائیں گے یا آپ کی شبیہ پیش کی جائے گی؟ اس پر آپ رحمہ اللہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ حدیث میں صرف اتنا ہی بیان ہوا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بارے میں سوال ہوگا اور شارحین میں اختلاف ہے کہ آپ ﷺ خود تشریف لائیں گے یا شبیہ پیش کی جائے گی مگر اس میں کوئی قطعی نہیں کہ انکار کرنے والا کافر و مرتد یا گمراہ ہو- واعظین اپنا بازار چمکانے کے لیے اس طریقے سے بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا قبر میں تشریف لانا قطعی و یقینی ہے اور باقی احتمالات باطل ہیں- عوام واعظین سے سن سن کر اس کو قطعی سمجھنے لگی ہے-
(انظر: فتاوی شارح بخاری، جلد1، صفحہ نمبر406)

اب اگر کسی کا موقف یہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ قبر میں نہیں آئیں گے بلکہ آپ ﷺ کی شبیہ دکھائی جائے گی تو ہم اس کو فاسق یا گمراہ نہیں کہہ سکتے کیوں کہ شارحین حدیث نے جو احتمالات بیان کیے ہیں ان میں سے یہ بھی ایک ہے- کچھ مقررین نے عوام کا دماغ خراب کر رکھا ہے؛ فروعی مسائل کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ عوام اسے قطعی سمجھنے لگی ہے اور اگر کوئی اس کی مخالفت کر دے تو پھر عوام اس کے ساتھ..... اللہ و رسولہ اعلم

(19) حضور اکرم ﷺ نے شب معراج اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا یا نہیں؟ یہ مسئلہ بھی اختلافی ہے جیسا کہ شارح بخاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کا انکار فرمایا ہے اور ان کا مذہب یہی تھا اور یہ مسئلہ اختلافی ہے- عہد صحابہ سے مختلف فیہ رہا اگرچہ صحیح یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے-

(انظر: فتاوی شارح بخاری، جلد1، صفحہ نمبر309، 314، ملخصاً)

اس مسئلے پر دونوں فریق میں سے کسی کو کافر کہنا تو بہت دور فاسق یا گمراہ کہنا بھی جائز نہیں-

(20) حضور ﷺ کے والدین مومن تھے یا نہیں؟ یہ مسئلہ بھی اختلافی ہے جیسا کہ شارح بخاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس بارے میں سلف سے لے کر خلف تک علما کے مابین اختلاف رہا ہے اور بہت سے حضرات اس کے قائل ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے والدین کافر تھے اور امام نسائی کا بھی یہی مسلک معلوم ہوتا ہے اور بہت سے حضرات اس کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک تمام آباے کرام و امہات عظام مومن تھے- (مزید لکھتے ہیں کہ) راجح یہی ہے کہ والدین

مصطفی ﷺ مومن تھے لیکن اگر کوئی نبی اکرم ﷺ کے والدین کے ایمان کا انکار کرتا ہے تو وہ خاطی ہے، اس انکار کی وجہ سے وہ گمراہ یا بددین نہیں ہوا-
(انظر: فتاوی شارح بخاری، جلد1، صفحہ نمبر278، 279، 280، 281)

یہ مسئلہ ایسا قطعی نہیں ہے کہ جو نہ مانے اسے کافر یا گمراہ قرار دیا جائے کیوں کہ امام نسائی رحمہ للہ اور ان کے علاوہ بھی کئی حضرات کا یہی مسلک ہے-

(21) ابو طالب مسلمان یا کافر؟ اس کے متعلق شارح بخاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے اگرچہ صحیح یہی ہے کہ ابو طالب ایمان نہیں لائے اور جو ابو طالب کو مسلمان کہے وہ خاطی ہے- (مزید لکھتے ہیں کہ) بہت سے علماے اہل سنت و صوفیا نے ابو طالب کو مسلمان کہا ہے-
(انظر: فتاوی شارح بخاری، جلد2، صفحہ نمبر49، 50، 51)

اب اگر کوئی اس مسئلے پر جذباتی انداز میں تقریر کرتے ہوئے عوام کو ہنگامہ آرائی پر ابھارے تو یہ قطعی درست نہیں- اس طرح کے کئی اختلافی مسائل ہیں جو علما کے درمیان واقع ہوئے ہیں لیکن تاریخ گواہ ہے کہ کبھی ان مسائل کو لے کر آپس میں نفرت اور دشمنی کی نوبت نہیں آئی-

اللہ تعالیٰ کی توفیق، رسول کریم ﷺ کی نظر عنایت اور اولیاے کرام کے فیضان سے ہم نے آپ کی خدمت میں اکیس مثالیں پیش کی ہیں جن سے کافی حد تک واضح ہو جاتا ہے کہ فروع کے اختلاف میں اکابرین نے کیا طریقہ اختیار کیا اور مخالف کی عزت و آبرو کا کس طرح لحاظ رکھا- ہمیں بھی چاہیے کہ ان کی پیروی کریں اور محبتوں کا ماحول قائم کرنے کی پوری کوشش کریں-

اپنے حال پر رونا آیا:

ہم نے ابھی بیان کیا کہ ہمارے اکابرین کے درمیان کئی اختلافات کے باوجود باہمی محبت و عقیدت کا کیا عالم تھا، لیکن کیا آج کہیں اس کی مثال دکھائی دیتی ہے؟

جواب یہی ہے کہ بہت کم! تقریباً نا کے برابر!

ابھی تو المیہ یہ ہے:

(1) اگر کسی سے اختلاف ہے تو اس کا بدمذہبوں کی طرح رد کیا جاتا ہے۔

(2) ایسے ایسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں کہ جسے ہم یہاں لکھنا بھی مناسب نہیں سمجھتے۔

(3) انانیت اور ہٹ دھرمی تو پوچھیے مت! کچھ لوگوں کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

(4) مخالف نے اگر دو کڑوی باتیں کہہ دیں تو ہم بھی اپنے نفس کو تکلیف نہیں دینا چاہتے بلکہ اس سے بھی زیادہ کڑواہٹ اگل دیتے ہیں۔

(5) بائیکاٹ کا نام تو ہمیشہ منہ میں رہتا ہے، ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن یہ بائیکاٹ کا لفظ ضرور استعمال کیا جاتا ہے۔

(6) مخالف کو ذلیل و خوار کرنے کی ہم کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائے تو پھر اس کو سود سمیت ادا کرتے ہیں۔

(7) اختلاف تو تھا فروعی مسائل کا مگر یہ کیا! مخالف کی سنیت اور ایمان پر ہی سوالیہ نشان لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

(8) اگر ایک مسئلے پر کسی کا کسی سے اختلاف ہے تو وہ دونوں ایک اسٹیج پر جمع

ہو ہی نہیں سکتے! اگر دونوں کو جمع کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ ایک میان میں دو تلوار ڈالنے کے برابر ہے!

(9) اگر اختلاف دو بڑی ہستیوں کے درمیان ہے تو ان کے خلفا و مریدین بھی اس میں بھرپور حصہ لیتے ہیں-

(10) کسی کے بھی خلاف بات ہو جائے لیکن ہمارے شیخ، ہمارے پیر اور حضرت کے موقف سے مخالفت نہیں ہونی چاہیے-

(11) اس طرح کے اختلافی مسائل پر عوامی تقریر ہوتی ہے جس سے لوگوں کو غلط پیغام ملتا ہے اور بعد میں لڑائی جھگڑے کی نوبت آ جاتی ہے-

(12) جن کے مابین اختلاف ہے وہ تو ہے ہی لیکن ان کے خلفا، محبین و مریدین سرحد پر بمباری کرنے کا کام کر رہے ہیں- جی ہاں! ایک بم دھماکہ ادھر سے ہوتا ہے پھر دوسرا ادھر سے-

(13) کئی لوگ ان سب سے پریشان ہو کر مذہب سے ہی بےزار ہو گئے ہیں!

(14) ایک چیز تو ہم بتانا بھول ہی گئے! "زبردستی" یعنی ہم جبراً چاہتے ہیں کہ جو ہمارا موقف ہے وہی مخالف بھی اختیار کرے-

(15) اتحاد کی ضرورت کو تو تسلیم کرتے ہیں لیکن کام لڑوانے والا ہو رہا ہے-

(16) ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا تو بہت دور کی بات ہے! ہم ایک دوسرے کی شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے!

یہ تو چند باتیں ہیں ورنہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے- اس کا پورا فائدہ بدمذہبوں کے کھاتے میں جمع ہو رہا ہے- اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم اور زبان شیریں عطا فرمائے؛ اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو سلیقہ کلام اور آداب علمائے کرام کی دولت سے مالا مال فرمائے، آمین-

اتحاد زندگی ھے اور اختلاف موت ھے-

(حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ)

Our Other Books

اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟

اذان بلال اور سورج کا نکلنا

گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!

روایت ام معبد اور سرکار ﷺ کا حلیہ مبارک

دعوت اسلامی کو پہچانو (جلد آ رہا ہے)

حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ

شب معراج نعلین عرش پر؟

مقرر کیسا ہو؟

اختلاف اختلاف اختلاف (رسالۂ ھذا)

اردو اور رومن اردو میں دستیاب

عبد مصطفی آفیشل

ہزاری باغ، جھارکھنڈ